ماہِ رمضان کو

مفید کیسے بنائیں؟

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین

ماہِ رمضان کو مفید کیسے بنائیں؟

لفظ " رمضان " اپنے تعارف کا محتاج نہیں ہے، ہم سبھی بحیثیتِ مسلمان رمضان کے روزے سے خصوصی طور پر فطری محبت رکھتے ہیں، نیز اس مہینے کی فضیلت سے تقریبا ہر کوئی واقف ہیں، اس ماہ میں کی جانے والی عبادات مثلاً: لیلۃ القدر، قیام، صیام، تلاوتِ قرآن، صدقہ و خیرات اور دیگر عبادات کی خاص فضیلتیں ہیں، روزے انسان کے گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں، روزے اور قرآن کی شفاعت اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا، روزے داروں کے لئے جنت میں " باب الریان " نامی خصوصی دروازہ ہے، روزے کے جسمانی، روحانی، دنیاوی اور اخروی کئی فوائد ہیں، رمضان اور صدقہ باہمی گہرا تعلق رکھتے ہیں، افطاری کروانا باعث اجر ہے، رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے، قرآن اور رمضان لازم و ملزوم ہیں، روزے کی حالت میں دعا رد نہیں ہوتی، نبی کریم ﷺ نے مدنی زندگی میں کبھی اعتکاف نہیں چھوڑا، نیز اولاد کی تربیت، والدین کے ساتھ حسن سلوک، اچھی مجلسیں اختیار کرنا، توبہ کرنا، استغفار کرنا، کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا، اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنا، خواتین کا پردے کا اہتمام کرنا بھی رمضان میں کیے جانے والے ضروری اور اہم اعمال میں سے ہیں۔

انسان کی سعادت و نیک بختی اسی میں ہے کہ وہ اپنی زندگی اللہ کی بندگی میں گزارے، ابدی خوشیوں کے متمنی کو چاہیئے کہ وہ بندگی کے چوکھٹ پر اپنا بسیرا کرے، یاد رکھیں کہ مہینوں کا سردار "رمضان" آگیا ہے! ہم اس مہینے کے لمحات سے گزر رہے ہیں، بندہ مؤمن کے لئے یہ مہینہ سعادتوں اور برکتوں والا مہینہ ہے، یہ تربیت والا مہینہ ہے، یہ نیکیوں اور عبادتوں میں سبقت کرنے کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں اللہ تعالیٰ ڈھیروں عنایات اور اجر سے نوازتا ہے، چاہت رکھنے والے کیلیے خیر و برکات کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اللہ تعالی نے اس مہینے کو دیگر تمام

مہینوں پر فوقیت دی ہے، اسی طرح ہماری امت کو دیگر تمام امتوں پر فضیلت دیتے ہوئے پورے مہینے کے روزے عطا کیا ہے، ماہِ رمضان میں کی ہوئی محنت قابل قدر ہوتی ہے، مؤمنین اس ماہ میں نیکیوں سے مزین ہو جاتے ہیں۔

اسی رمضان المبارک میں اللہ تعالی نے اپنی عظیم ترین کتاب نازل فرمائی: (شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ)[1]

"ماہِ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔"

اس ماہ میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں، شیاطین اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، یہ مہینہ رحمت، مغفرت اور رضائے الہی سے بھرپور ہوتا ہے۔

نیز اسی ماہ میں لیلۃ القدر ہے، یہ بابرکت رات ہزار مہینوں سے بھی افضل ہے، اس رات کی فضیلت کے باعث فرشتے اور جبریل علیہ السلام اس رات میں اترتے ہیں، یہ رات فجر تک سلامتی اور خیر والی ہوتی ہے، اس مہینے میں گناہ اور خطائیں معاف کر دی جاتی ہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے: (الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمْعَةُ إِلَى الْجُمْعَةِ، وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ، مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ إِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ)[2]

"جب (انسان) کبیرہ گناہوں سے اجتناب کر رہا ہو تو پانچ نمازیں، ایک جمعہ (دوسرے) جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک، درمیان کے عرصے میں ہونے والے گناہوں کو مٹانے کا سبب ہیں۔"

١۔ البقرة: ١٨٥

٢۔ صحيح مسلم: ٥٥٢

جو شخص اس مبارک مہینے کو پانے کے باوجود اس کا حق نہ ادا کر سکا اور اپنی مغفرت و بخشش نہ کرواسکا اس کے لئے جبریل امین علیہ السلام اور نبی کریم ﷺ نے بد دُعا کی ہے۔!

کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(احضروا المنبر فحضرنا فلما ارتقى درجة قال : آمين، فلما ارتقى الدرجة الثانية قال : آمين، فلما ارتقى الدرجة الثالثة قال : آمين، فلما نزل قلنا : يا رسول الله لقد سمعنا منك اليوم شيئا ما كنا نسمعه۔ قال : إن جبريل عليه الصلاة والسلام عرض لي فقال : بعدا لمن أدرك رمضان فلم يغفر له قلت : آمين، فلما رقيت الثانية قال : بعدا لمن ذكرت عنده فلم يصل عليك قلت : آمين، فلما رقيت الثالثة قال : بعدا لمن أدرك أبواه الكبر عنده أو أحدهما فلم يدخلاه الجنة قلت : آمين۔)[1]

"منبر کے قریب آجاؤ، تو ہم لوگ منبر کے قریب پہونچ گئے، پھر آپ ﷺ نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین، پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین، پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھا اور فرمایا: آمین، جب آپ ﷺ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اُترے، تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی، جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے ظاہر ہوئے تھے (جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا، تو انہوں نے کہا:) ہلاک ہو وہ شخص، جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا پھر بھی اس کی بخشش نہ ہوئی (یعنی اس نے اس مہینہ کا حق ادا نہیں کیا، جس کی وجہ سے اس کی بخشش نہیں ہوئی)، تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا، تو انہوں

١۔ المستدرك على الصحيحين للحاكم : ٧٢٥٦، صحيح الإسناد

نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر ہو اور وہ آپ پر درود نہ بھیجے، تو میں نے کہا: آمین، پھر جب میں نے تیسری سیڑھی پر قدم رکھا، تو انہوں نے کہا: ہلاک ہو وہ شخص جس کے والدین یا ان دونوں میں سے ایک بُڑھاپے کو پہونچ جائیں اور (والدین کی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے) وہ اس کو جنّت میں داخل نہ کرائیں، تو میں نے کہا: آمین۔"

اب اختیار ہمارے پاس ہے کہ ہم اس مبارک ماہ کو اپنے لیے مفید بنائیں یا اپنے خلاف حجت!! کامیاب و چالاک وہی ہے جو موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھائے۔ ذیل میں کچھ اہم نکات پیش خدمت ہے جو اس ماہ کو اپنے حق میں مفید بنانے میں معاون و مددگار ثابت ہوں گے:

۱۔ اعمال کی درستگی:

اخلاص اعمال کی "روح" ہے بلکہ قبولیتِ اعمال کی ایک اہم شرط ہے۔ اخلاص اور اتباع سنت کے بغیر کوئی بھی عمل بارگاہ الٰہی میں قابلِ قبول نہیں!۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ "حُجّۃُ اللّٰہِ البالِغۃ" میں فرماتے ہیں:

" جاننا چاہیے کہ نیت روح ہے اور عبادت جسم ہے۔ جسم بغیر روح کے زندہ نہیں رہتا۔ بدن سے جدا ہونے کے بعد روح زندہ رہتی ہے، لیکن زندگی کے کامل آثار بغیر بدن کے ظاہر نہیں ہوتے۔"

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ)[۱]

۱۔ سورۃ الحج: ۳۷

" اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون اور لیکن اسے تمھاری طرف سے تقویٰ پہنچے گا۔"

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (إنَّما الأعْمالُ بالنِّيّاتِ)[1]

"تمام اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔"

نیز اپنے اعمال کو نمود و نمائش اور ریاکاری سے محفوظ رکھنا چاہیے ورنہ محنت اور کوششوں کے باوجود سارے اعمال برباد ہو جائیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُم بِالْمَنِّ وَالْأَذَىٰ كَالَّذِي يُنفِقُ مَالَهُ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَأَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا ۖ لَّا يَقْدِرُونَ عَلَىٰ شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوا ۗ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ)[2]

" اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے صدقے احسان رکھنے اور تکلیف پہنچانے سے برباد مت کرو، اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے اور اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہیں رکھتا، تو اس کی مثال ایک صاف چٹان کی مثال جیسی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی ہو، پھر اس پر ایک زوردار بارش برسے، پس اسے ایک سخت چٹان کی صورت چھوڑ جائے۔ وہ اس میں سے کسی چیز پر دسترس نہیں پائیں گے جو انھوں نے کمایا اور اللہ کافر لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔"

۲۔ نمازوں کی پابندی اور نوافل کی کثرت:

"نماز" دین کا اہم ستون ہے، نماز مومنوں کے لیے روشنی کا باعث، اور اعمال کی بہتری و قبولیت کا

---

١ ۔ صحیح بخاری : ١

٢ ۔ سورة البقرة : ٢٦٤

ذریعہ ہے، روزِ قیامت دینی امور میں سب سے پہلے نماز ہی کا حساب لیا جائے گا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ، فَإِنْ أَتَمَّهَا وَإِلَّا قِيلَ انْظُرُوا هَلْ لَهُ مِنْ تَطَوُّعٍ، فَإِنْ كَانَ لَهُ تَطَوُّعٌ أُكْمِلَتِ الْفَرِيضَةُ مِنْ تَطَوُّعِهِ، ثُمَّ يُفْعَلُ بِسَائِرِ الْأَعْمَالِ الْمَفْرُوضَةِ مِثْلُ ذَلِكَ)[1]

"مسلمان بندے سے قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ فرض نماز ہو گی، اگر اس نے اسے کامل طریقے سے ادا کی ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ کہا جائے گا کہ دیکھو کیا اس کے پاس کچھ نفل ہے؟ اگر اس کے پاس نفل نمازیں ہوں گی تو اس سے فرض میں کمی پوری کی جائے گی، پھر باقی دوسرے فرائض اعمال کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا۔"

رمضان میں فرائض سے غافل انسان در حقیقت رمضان کی حقیقت سے غافل ہے، اور رمضان میں سنتوں اور مستحبات کی ادائیگی میں سستی کرنے والا رمضان کی فضیلت سے نابلد ہے۔

۳۔ روزے رکھنے میں سستی نہ کرنا:

ماہِ رمضان کے روزے رکھنا نیک شخصیت کی علامت ہے، اللہ تعالی نے رمضان کے روزے ہم پر فرض کیا ہے، بلکہ اِن روزوں کو ہم سے پہلے والی اُمتوں پر بھی فرض کیا اور انہیں اسلام کا رکن قرار دیا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ)[2]

"اے ایمان والو! تم پر روزے ایسے ہی فرض کیے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کیے

۱۔ سنن ابن ماجه : ۱٤۲٥، صحيح
۲۔ سورة البقرة : ۱۸۳

گئے تھے۔"

نیز اللہ تعالی نے صرف رمضان کے روزوں کو اپنے لیے مختص فرمایا اور اس کا ثواب بھی بے حدو حساب مقرر کیا، نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں:(كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة عشر امثالها إلى سبعمائة ضعف، قال الله عزوجل: " إلا الصوم فإنه لي، و انا اجزي به، يدع شهوته وطعامه من اجلي...)[1]

"ابن آدم کے ہر عمل کا ثواب بڑھا چڑھا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ ایک نیکی دس سے لیکر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے، لیکن اللہ تعالی نے فرمایا: سوائے روزے کے؛ کیونکہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا۔ وہ میری خاطر اپنی خواہش اور اپنا کھانا پینا چوڑ دیتا ہے۔۔۔"

جو شخص ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے سابقہ گناہ مف کر دیے جاتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:(مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)[2]

"جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

اس طرح روزہ اور روزے رکھنے والوں کے کئی فضائل وبرکات شریعت میں وارد ہیں۔

۴۔ قیام الیل کا اہتمام کرنا:

رمضان المبارک میں قیام کرنے کی تاکید ہے، اہل جنت کی صفات میں یہ شامل ہے کہ:

۱۔ صحيح مسلم : ٢٧٠٧
۲۔ متفق عليه، واللفظ للبخاري : ٣٨

(كَانُوا قَلِيلًا مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ)[1]

"وہ رات کا تھوڑا حصہ ہی سوتے تھے۔"

اسی طرح فرمایا: (تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا)[2]

" ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور امید کے ساتھ پکارتے ہیں۔"

اسی طرح نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:(من قام رمضان إيمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه)[3]

"جو کوئی رمضان میں (راتوں کو) ایمان رکھ کر اور ثواب کے لیے عبادت کرے اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔"

۵۔ آخری عشرے میں خوب عبادت کرنا:

نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو اپنی کمر کس لیتے اور رات میں خوب عبادت کرتے، اسی آخری عشرے میں لیلۃ القدر بھی ہے۔عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ، شَدَّ مِئْزَرَهُ، وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَ أَيْقَظَ أَهْلَهُ)[4]

"جب (رمضان کا) آخری عشرہ آتا تو نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اپنا تہبند مضبوط باندھتے (یعنی اپنی

١۔ الذاريات: ١٧
٢۔ السجدة: ١٦
٣۔ متفق عليه، واللفظ للبخاري: ٣٧
٤۔ متفق عليه، واللفظ للبخاري: ٢٠٢٤

کمر پوری طرح کس لیتے) اور ان راتوں میں آپ خود بھی جاگتے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگایا کرتے تھے۔"

کمر کس لینے کا مطلب یہ کہ آپ اس عشرہ میں عبادت الٰہی کے لیے خاص محنت کرتے، خود جاگتے گھر والوں کو جگاتے اور رات بھر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے، اور آپ ﷺ کا یہ سارا عمل تعلیم امت کے لیے تھا۔

یوں تو ہمیشہ ہی عبادت الٰہی کرنا بڑا اکار ثواب ہے لیکن رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت الٰہی کرنا بہت ہی بڑا اکار ثواب ہے۔ لہٰذا ان ایام میں جس قدر بھی عبادت ہو سکے غنیمت ہے۔[1]

٦۔ کثرت سے صدقہ وخیرات کرنا:

صدقہ نجات کی دلیل ہے، رمضان میں کیا ہوا صدقہ افضل صدقہ ہے، جس وقت آپ کو بھوک پیاس لگے تو اپنے ان بھائیوں کو یاد کریں جو پورا سال اس کرب میں گزارتے ہیں، اللہ تعالی انتہائی سخی ذات ہے اور سخاوت کو پسند فرماتا ہے، پیارے نبی ﷺ سب سے بڑے سخی تھے، لیکن رمضان میں آپ کی سخاوت اس وقت مزید بڑھ جاتی تھی جب آپ جبریل امین کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا دور کرتے؛ آپ تیز آندھی سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ صدقہ خیرات کرتے تھے، آپ سے کوئی کچھ بھی مانگتا آپ دے دیتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَام، كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ، فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ،

---

[1] ۔ شرح صحیح بخاری از داود راز رحمہ اللہ : ٢٠٤

(كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ)[1]

"رسول اللہ ﷺ خیر (اچھی چیزوں) میں تمام انسانوں میں سے زیادہ سخی تھے۔اور آپ رمضان کے مہینے میں سخاوت میں بہت ہی زیادہ بڑھ جاتے تھے۔جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان کے مہینے میں اس کے ختم ہونے تک (روزانہ آکر) آپ سے ملتے تھے۔رسول اللہ ﷺ ان کے سامنے قرآن مجید کی قراءت فرماتے تھے،اور جب جبرئیل علیہ السلام آپ سے آکر ملتے تھے تو آپ خیر (کے عطا کرنے) میں بارش برسانے والی ہواؤں سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے تھے۔"

اس لیے آپ بھی اپنی حلال روزی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کریں اور اللہ تعالی سے اس کے اجر کی امید رکھیں۔

۷۔روزے دار کو افطار کروانا:

بندہ مؤمن اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتے ہوئے کسی بھی چیز کو حقیر نہیں سمجھتا؛کیونکہ اللہ کی راہ خرچ کی جانے والی ایک پائی بھی ہزاروں کی مالیت سے زیادہ اہم ہو سکتی ہے،پانی پلانا اور کھانا کھلانا بھی صدقہ ہے۔خاص طور پر روزے دار کو افطار کروانے کی فضیلت حدیث میں وارد ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(من فطر صائما كان له مثل اجرهم من غير ان ينقص من اجورهم شيئا)[2]

"جو کوئی کسی روزہ دار کو افطار کرادے تو اس کو روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا،اور روزہ دار کے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں ہو گی۔"

---

١ ـ متفق عليه، واللفظ لمسلم : ٦٠٠٩

٢ ـ سنن ابن ماجه : ١٧٤٦، صحيح الإسناد

۸۔افطاری(روزہ کھولنے)میں جلدی کرنا:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:(لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ)[۱]

"میری امت کے لوگوں میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی، جب تک وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔"

۹۔رمضان میں عمرہ کی ادائیگی:

صاحبِ استطاعت کو چاہیئے کہ وہ رمضان مس عمرہ کرنے کی کوشش کرے، کیوں کہ رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک انصاریہ عورت (ام سنان) سے فرمایا: (فعمرة في رمضان تقضي حجة أو حجة معي)[۲]

"رمضان المبارک میں عمرہ حج یا میرے ساتھ حج (کی کمی) کو پورا کر دیتا ہے۔"

۱۰۔ذکرِ الٰہی کی کثرت:

ماہِ رمضان میں سب سے زیادہ اجر وہ لوگ پاتے ہیں جو ذکر الہی میں زیادہ مشغول رہتے ہیں، اور سب سے بہترین ذکر تلاوتِ قرآن ہے۔ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "جان لو کہ قرآن مجید کی تلاوت اہم ترین ذکر ہے۔"[۳]

نیز قرآنِ مجید کی تلاوت، نماز قائم کرنا، اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک ایسی تجارت ہے جس میں کسی قسم کا گھاٹے کا سودا نہیں..!اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:(إِنَّ الَّذِينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَ أَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً يَرْجُونَ تِجَارَةً لَنْ

۱۔ متفق عليه، واللفظ للبخاري: ۱۹۵۷

۲۔ متفق عليه، واللفظ لمسلم: ۳۰۳۹

۳۔ الأذكار للنووي رحمه الله: ۱۶۲

تَبُورَ۔ لِيُوَفِّيَهُمْ أُجُورَهُمْ وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ)[1]

"بیشک جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کریں، نماز قائم کریں، اور ہمارے دیے ہوئے سے خفیہ و اعلانیہ خرچ کریں وہی ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی گھاٹے کی نہیں ہو گی۔ تا کہ اللہ ان کا اجر انہیں پورا دے اور اپنے فضل سے زیادہ بھی دے۔"

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا، لَا أَقُولُ {الم} حَرْفٌ، وَلَكِنْ {أَلِفٌ} حَرْفٌ، وَ{لَامٌ} حَرْفٌ، وَ{مِيمٌ} حَرْفٌ)[2]

"جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا، اس کے لیے ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر اس طرح کی دس نیکیوں کے برابر ہوتا ہے۔ میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے؛ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: (الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ، لَهُ أَجْرَانِ)[3]

"قرآن مجید کا ماہر قرآن لکھنے والے انتہائی معزز اور اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار فرشتوں کے ساتھ ہو گا اور جو انسان قرآن مجید پڑھتا ہے اور ہکلاتا ہے، اور وہ (پڑھنا) اس کے لئے مشقت کا باعث ہے، اس کے لئے دو اجر ہیں۔"

کتاب اللہ کو مکمل توجہ کے ساتھ سمجھ کر پڑھنا بہت بڑی کامیابی ہے، قرآنی آیات پر غور و فکر کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا انتہائی عظیم عمل ہے۔

١۔ فاطر: ٣٠-٢٩

٢۔ سنن ترمذي: ٢٩١٠، حسن

٣۔ متفق عليه، واللفظ لمسلم: ١٨٦٢

۱۱۔ کثرت سے دعاؤں کا اہتمام:

"دعا" بندہ مؤمن کا ہتھیار ہے، دعا حقیقت میں اللہ اور بندے کے درمیان براہِ راست تعلق ہے، دعا کرتے ہوئے اللہ اور بندے کے درمیان کوئی واسطہ یا رکاوٹ حائل نہیں ہوتی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:(وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ)[۱]

"جب آپ سے میرے بندے میرے بارے میں پوچھیں تو میں قریب ہی ہو، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں، اس لیے وہ میری بات مانیں اور مجھ پر بھروسا رکھیں، تاکہ وہ رہنمائی پائیں۔"

روزے دار کی دعا رد نہیں ہوتی، لہٰذا اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے ہمیں سب سے زیادہ دعائیں قبول ہونے والے اوقات میں دیگر مشغولیات کو چھوڑ کر دعاؤں کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیے۔ خصوصا رات کے آخری حصے میں، افطاری سے قبل، اور فرض نمازوں کے آخر میں وغیرہ۔

۱۲۔ اعتکاف کرنا:

اعتکاف کرنا ایک عظیم عبادت اور سنت ہے، عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : (أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يعتكف في الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ من رمضان، حتى توفاه الله عزوجل، ثم اعتكف أزواجه بعده)[۲]

---

١ ـ سورة البقرة : ١٨٦

٢ ـ متفق عليه، واللفظ لمسلم : ١١٧٢

"نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں اعتکاف کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو وفات دی، آپ کے بعد آپ کی ازواج اعتکاف بیٹھتی تھی۔"

۱۳۔وقت کے ضیاع سے اجتناب:

اس ماہ کے عظیم و بابرکت نیز کئی فضائل ہونے کے باوجود اکثر لوگ وقت کو فضول چیزوں میں ضائع کر دیتے ہیں، خصوصا خواتین کے وقت کا اکثر حصہ کچن میں گزر جاتا ہ!، اور موبائل اور انٹرنیٹ کا فضول استعمال گویا انسان کے وقت کو دیمک کی طرح کھا جاتا ہے۔ ایک مسلمان و مؤمن کو چاہیۓ کہ وہ اپنے ہدف پر نظر رکھے، وقت کی قدر کرے، اور اس موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اس ماہ کے فضائل وبرکات سے خوب فائدہ اٹھائے۔

یہ کچھ اہم نکات ہیں، ان کے علاوہ بھی کئی ایک نکات ہیں جو کہ اہم ہیں۔ مثلاً: امر بالمعروف والنھي عن المنکر کا اہتمام، کثرت سے استغفار، اپنی زبان کی حفاظت کرنا وغیرہ۔۔ ان پر عمل کرتے ہوئے ہم اس ماہِ مبارک کو اپنے حق میں باذن اللہ مفید و نجات کا ذریعہ بنا سکتے ہیں۔

خلاصہ:

یہ مہینہ خود بھی مبارک ہے اور ہم سب کے لئے باعثِ رحمت وبرکتوں والا ہے، اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر احسان کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ وہ اس مبارک مہینے کے ذریعے اپنے مؤمن بندوں کی تربیت کرتا ہے، اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآنِ مجید میں روزے کی فرضیت کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ " لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ "[۱] "تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو"۔

یہ عبادت (روزہ) چوں کہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لئے بہت اہم ہے، اس لئے

۱۔ البقرة : ۱۸۳

اسے ہم سے پہلی امتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ (خلاصہ: احسن البیان) یعنی ماہ رمضان "ماہ تربیہ" ہے۔۔!!

رمضان کا مہینہ مؤمن کے لئے مثل موسمِ بہار ہے یعنی خوشی اور عروج کا مہینہ ہے، لہٰذا بندہ مؤمن کو چاہیے کہ وہ اس مبارک مہینے کی قدر کرے، اور رمضان میں جو عبادت وہ انجام دیتا رہا اُس کو بعد رمضان بھی جاری رکھے، چالاک وہی ہے جو اس مہینے سے فائدہ حاصل کرلے، اگر پریکٹیکلی بھی دیکھا جائے تو انسان اُس چیز کا عادی بن ہی جاتا ہے جس پر وہ مداومت برتے۔۔۔ جو انسان رمضان کا مکمل مہینہ روزہ رکھ سکتا ہے تو وہ ہر ماہ نفل روزے ضرور رکھ سکتا ہے، جو شخص پورے رمضان میں سنت مؤکدہ کی پابندی کرسکتا ہے تو وہ غیر رمضان میں بھی ان سنتوں کی پابندی کرسکتا ہے، جو شخص تراویح کا اہتمام کرسکتا ہے وہ ضرور نوافل کا اہتمام کرسکتا ہے، جو آخری عشرے میں رات جاگ سکتا ہے وہ ضرور تہجد گزار بن سکتا ہے، جو شخص دن میں ایک پارے کی تلاوت کرسکتا ہے وہ عام دِنوں میں کم از کم ربع حصہ ضرور تلاوت کرسکتا ہے، جو شخص ماہ رمضان میں دل کھول کر اللہ کی راہ میں خرچ کرسکتا ہے تو وہ غیر رمضان میں بھی غریبوں اور محتاجوں کی مدد کرسکتا ہے۔۔۔ وغیرہ۔ (ساتھ میں توفیقِ الٰہی کے لئے دعائیں بھی لازم ہے)

اپنے نیک اعمال میں مداومت برتیں۔۔!! یقینا اللہ رب العالمین کے نزدیک وہی اعمال محبوب ہیں جن پر مداومت (ہمیشگی) برتی جائے گرچہ کہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: **(أحب الأعمال إلى الله تعالى ادومها وإن قل)**[1]

"اللہ تعالیٰ کے ہاں محبوب ترین عمل وہ ہے جس پر ہمیشہ عمل کیا جائے اگرچہ وہ قلیل

---

١ ۔ متفق عليه، واللفظ لمسلم : ١٨٣٠

(تھوڑا)ہو۔"

اللہ رب العالمین اس ماہ مبارک کو ہمارے گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنائے، سارے عبادات کو قبول فرمائے، ہماری غلطیوں اور کوتاہیوں سے درگزر فرمائے، تمام کو تقویٰ والی زندگی عطا کرے، اگلے رمضان کو ہمارا مقدر بنا دے، رب العالمین ہم تمام سے راضی ہو جائے، آمین یارب العالمین۔

از: عائشہ أمۃ النور بنت جمیل الدین